ابن صفی پھر متوجہ کرتے ہیں

آصف فرخی، انگریزی سے ترجمہ: نجم فاروقی

ابن صفی کو دیکھیں جو آپ کو پھر متوجہ کرنے کو تیار ہیں۔ ایک عظیم، مقبول عام پسندیدہ، اردو کا ناقابل تسخیر نام، جرائم اور ہیجانی تھرتھری کا بادشاہ، اب ایک نئی زبان میں نئے سامع کے پاس پہنچ رہا ہے۔

ان دنوں ابن صفی میں نئی دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ ابھی حال میں ان کی مختلف کتابوں کا ایک انتخاب کراچی سے 'سائیکو مینشن' کے نام سے شائع ہوا ہے۔ اسے خرم علی شفیق نے مرتب کیا ہے اور اس میں ان کے دو مختصر ناولوں کا انگریزی میں ترجمہ (مترجم بلال تنویر) بھی شامل ہے۔ اس سلسلہ میں اضافہ 'ڈاکٹر ڈریڈ'، 'زہریلے تیر'، 'پانی کا دھواں' اور 'لاش کا قہقہہ' کے انگریزی تراجم کا اضافہ کیا جانا چاہیئے۔ یہ کتابیں بلافٹ پبلیکیشن (Blaft Publications) چنئی، ہندوستان نے ٹرینکوبار پریس (Tranquebar Press) جمشید پور کے اشتراک سے خوبصورت شکل میں پینگوئن سریز کی کتابوں کی طرح پیش کی گئی ہیں۔

یہ ناول جاسوسی دنیا سریز کے اردو ناولوں کا ترجمہ ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کتابیں ابن صفی کے پرانے پرستاروں میں ایک طرح کی ناپسندیدگی کی لہر دوڑائیں گی، لیکن اس کے ساتھ ہی اپنی نئی شکل میں نئے قاری کو متوجہ کریں گی۔ 'جاسوسی دنیا' اور ابن صفی کے ذاتی پبلشنگ ہاؤس کے ٹریڈ مارک اور امتیازی نشان کو قائم رکھا گیا ہے تاکہ نقالوں کی بدنگاہی سے اسے محفوظ رکھا جا سکے۔ اصل کتاب سے تعلق خاصی مضبوطی سے بنا رہتا ہے کیونکہ کتاب کے سرورق اور اندرونی صفحہ پر کتاب کا اصل نام لکھا گیا ہے۔ بندوق لے کر لڑکھڑاتے ہوئے اور غش کھائی ہوئی عورتوں کی مناسبت سے کتاب کے سرورق کے نچلے پر یہ عبارت لکھی ہوئی ملتی ہے "ہر زمانے میں عظیم جاسوسی افسانہ نگار"۔ اس قول کا سہرا ڈاکٹر عبدالقدیر خاں کو دیا گیا ہے جنھیں پاکستان کی جوہری توانائی پروگرام کا موجد قرار دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر خاں صاحب ابن صفی کے مداح ہو سکتے ہیں لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ قومی بم کا دلیر

باپ ابن صفی کے صفحات سے باہر نکل کر کچھ کر سکا ہوگا۔

ابن صفی کے نام کے حاشیے پر مترجم کا نام لکھا ہوا ہے جو بہت سے لوگوں کو حیرت میں ڈالے گا۔ مترجم کا نام سرورق پر درست لکھا گیا ہے 'شمس الرحمٰن فاروقی'، لیکن چاروں کتاب کے اندرونی صفحات پر دو بڑی ش سے 'شمش الرحمٰن فاروقی' لکھا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی غلطی ہے جو آسانی سے دور کی جا سکتی تھی۔ مترجم کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی گئی ہے کہ یہ کون ہیں۔ لیکن یہ کوئی اور نہیں بلکہ مشہور اردو تنقید نگار اور عالم جنھوں نے اردو کی ادبی دنیا کو اپنے منفرد اسلوب بیان سے مزین 'کئی چاند تھے سر آسماں' جیسا ناول لکھ کر چونکا دیا ہے۔ غالب، میر اور داستانی ادب پر اپنے کام سے معروف فاروقی ایک ایسے نقاد ہیں کہ وہ جس کسی موضوع کو اٹھاتے ہیں اسے زندہ اور روشن کر دیتے ہیں۔ ابن صفی کے سرگرم پرستاروں کی ناراضگی کا خطرہ مول لیتے ہوئے مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ میں پہلی نظر میں ان ناولوں کو ابن صفی کے حوالے سے تو کم، لیکن مترجم کے نام کی وجہ سے زیادہ، پڑھنے کے لئے متوجہ ہوا اور مجھے یہ کہنے میں کوئی جھجک نہیں ہے کہ مجھے ابن صفی اور ان کے مترجم دونوں نے ایک خوش گوار احساس سے متحیر کیا۔

اپنے مخصوص زمانے اور زبان کے پس منظر میں یہ بات ایک قابل قدر دریافت معلوم ہوتی ہے کہ ابن صفی اپنے ترجموں میں بھی اصل اردو کی طرح سدا بہار ہیں۔ نام نہاد سرد جنگ کے زمانے سے اب تک جاسوسی ادب میں بہت تبدیلی ہوگئی ہے۔ اب وہ پہلے کے مقابلے میں تیز رفتار تر اور تند تر ہو گیا ہے۔ تفریحی اور کسی حد تک رومانی لب ولہجہ والے ابن صفی موجودہ The Girl with the Dragon Tattoo جیسے ناولوں کے عہد میں بھی اپنی دلچسپی برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ فاروقی نے اپنی علمیت کا مظاہرہ کئے بغیر مصنف کی اچھی خدمت کی ہے اور ترجمہ کو اصل کے قریب تر رکھا ہے۔ ابن صفی کا ایک دلچسپ اسلوب بیان ہے جو ادبی تلمیحات سے لے کر سڑک چھاپ زبان تک پھیلا ہوا ہے۔ مثال کے طور پر 'ڈاکٹر ڈریڈ' میں ریکھا اور حمید کے بیچ دلچسپ مکالمے ''اٹھو ورنہ حشر یہ ہوگا نہ پھر کبھی'' کا ترجمہ دیکھئے:

Rise, oh rise now, for doomsday will only come once.

اسی ناول میں کرائم رپوٹر انور اور شاہینہ بھی ہیں۔ شاہینہ اپنی والدہ کی پراسرار سرگرمیوں کے بارے میں انور سے جانچ کرانا چاہتی ہے۔ "یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے کہ نوجوانی کی معمولی اخلاقی لغزشیں بڑھاپے میں شاعری کی طرف متوجہ کر دیتی ہیں۔" یہ بات ہلکے پھلکے انداز میں چھیڑ چھاڑ کے انداز میں کہی جا سکتی ہے۔ لیکن ابن صفی میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ ایسے جملوں میں معنی کی گہرائی پیوست کر دیتے ہیں۔ مصنف کے جگہ جگہ بدلتے ہوئے طرز بیان کی گرفت کے ساتھ مترجم، ان کا ترجمہ کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔

عظیم ناقد کی حیثیت سے اپنی شہرت کے قطع نظر، فاروقی نے ابن صفی پر ایک مختصر تعارفی نوٹ بھی لکھا ہے۔ انھوں نے ابن صفی کی غیر معمولی کامیابی کی وجہیں تلاش کی ہیں۔ ان کہانیوں کا مزاج عصر حاضر سے تعلق، عالمی سیاست سے ربط، جو ایک غیر جانب دار مصنف کے شعوری احساس کی پیدا کردہ ہے، ان کے

یادگار کردار طرز بیان کی تیزی اور تخیل کے زور پر نئی صورت حال پیدا کرنے کی قوت پر مبنی ہے۔ فاروقی کا یہ کہنا کم وبیش صحیح ہے کہ اس کائنات کی سب سے بڑی خوبی جو ہمیں متوجہ کرتی ہے وہ اس کا بھرپور ہونا ہے۔ اردو افسانہ نگار خالد جاوید کے لفظوں میں وہ کہتے ہیں کہ اپنے دو ناولوں میں ابن صفی نے دور حاضر کے دو مہا کاویہ پیش کئے ہیں۔ خالد جاوید نے ابن صفی پر دو سنجیدہ تنقیدی مضامین لکھے ہیں لیکن یہ افسوس کی بات ہے کہ وہ پاکستان میں شائع نہیں ہو سکے ہیں۔ دور حاضر کے مہا کاویہ کا نظریہ ابن صفی کو داستانِ امیر حمزہ اور طلسم ہوش ربا کے قریب کر دیتا ہے اور فاروقی کی ان ناولوں میں دلچسپی کی وجہ بھی بیان کرتا ہے۔

بہتر ہوگا کہ ابن صفی کے مداح ان کی سوانح مرتب کریں جس میں ان کے داخلی تنازعات کا بھی ذکر ہو، اور ان کے کرداروں کی ایک ڈکشنری سوانح کے طرز پر تیار کریں۔ فاروقی کے مطابق ابن صفی نے فریدی کے مرکزی کردار میں ۱۲۵ ناول لکھے ہیں اور عمران سیریز میں ۱۱۶ ناول، ان کے علاوہ کچھ اور بھی لکھا ہے۔ یہ اپنے آپ میں ایک حیرت انگیز ریکارڈ ہے اور دوسرے غیر معمولی لکھنے والے جیسے ژارژ سیمینوں SimenonGeorge، انسپکٹر میگرے کا خالق، جس نے دو سو ناول اپنے نام سے لکھنے سے اس کا موازنہ ہو سکتا ہے۔ میں نے حال ہی میں Simenon کا ناول Monsieur Marde Vanishes ختم کیا ہے۔ ذہانت سے بھرپور، نفسیاتی ناول جو نیویارک ریویو بک سیریز کے تحت شائع ہوا ہے، اس میں اس کے بارے میں بعض دلچسپ سوانحی تفصیلات بھی ہیں۔ مثلاً اس نے پیرس کی امریکن رقاصہ جوزیفین بیکر سے محض اس لئے قطع تعلق کر لیا کہ اس کی وجہ سے وہ ایک سال میں صرف بارہ ناول لکھ سکا تھا۔ ابن صفی نے یقیناً اس سے ہمدردی ظاہر کی ہوتی اور اپنی کامیابیوں میں اسے شریک کیا ہوتا۔ ابن صفی کی چہار طرفہ دنیا نئے قارئین کے سامنے کھل رہی ہیں جو اسے اردو قارئین سے کم دلچسپ نہ پائیں گے۔ اور اس کی وجہ صرف ان کے کامیاب ترجمے ہوں گے ☆☆☆

(بشکریہ انٹرنیٹ)